

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

ہیملٹا گارگیا بنام آمدنی ٹیکس کا کمشنر

28 نومبر، 2002

[رومپال اور بی۔ این۔ سری کرشنا، جسٹسز]

آمدنی کی رضا کارانہ افتاء اسکیم، 1997:

دفعات 66 اور 67(1) - رضا کارانہ افتاء آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس جمع کرنے کے لیے مقرر مدت - مدت میں توسیع کرنے کے لیے ریونیو حکام کا اختیار، فیصلہ: ریونیو حکام کے پاس وقت میں توسیع کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے - دفعات 66 اعلانات کرنے سے پہلے ٹیکس کی ادائیگی کو پیش کرتی ہے - 67(1) اس عام اصول کو مستثنیٰ قرار دیتا ہے اور اعلان کنندہ کو ٹیکس ادا کیے بغیر اعلامیہ دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ دو شرائط ہوں: (i) اعلامیہ داخل کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ٹیکس کی ادائیگی؛ (ii) اعلامیہ داخل کرنے سے لے کر ٹیکس کی ادائیگی کی تاریخ تک کی مدت کے لیے 2 فیصد کے حساب سے سادہ شراوہ سود کی ادائیگی - اس طرح ریونیو اتھارٹی خود اسکیم کی دفعات سے آگے کام نہیں کر سکتی - اسکیم کے تحت ادائیگی قبول کرنے کا اختیار قانون کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے - ریونیو حکام کے لیے کسی ایسی شق کو ظاہر کرنے کی گنجائش نہیں ہے جو خاص طور پر توضیح نہیں کی گئی ہو جس کے لیے کسی بھی طرح سے اسکیم کی واضح شرائط میں ترمیم کی جائے۔

کمل سود بنام یونین آف انڈیا، 241 آئی ٹی آر 567 (پی اینڈ ایچ)؛ ویشنوی ایپلائمنسز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام نٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز و دیگر 243 آئی ٹی آر 101 (اے پی)؛ شریعتی آنجیٹ سنگھ بنام کمشنرانکم ٹیکس 247 آئی ٹی آر 356 (کیرالہ)؛ ایم کوپن بنام کمشنرانکم ٹیکس، 249 آئی ٹی آر 543 (مدراس)؛ اور کے دلیپ کمار بمقابلہ اسٹنٹ کمشنرانکم ٹیکس اور دیگران، 241 آئی ٹی آر 16 (کیرالہ)، نے منظور دی۔

شریعتی لکشمی متل بنام کمشنرانکم ٹیکس، 238 آئی ٹی آر 97 (پی اینڈ ایچ)؛ ای پرہتا بابو بنام کمشنرانکم ٹیکس، 241 آئی ٹی آر 457 (ایم اے ڈی) اور کمشنرانکم ٹیکس بنام ای پرہتا بابو، 249 آئی ٹی آر 309 (مدراس) نے مسترد کر دیا۔

ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ بنام ریاست اڑیسہ، [1969] 2 ایس سی سی 627، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

قانون کی تشریح:

لازمی دفعات۔ تشریح۔ فیصلہ کسی قانون میں لفظ ”لازمی“ کے استعمال کا مطلب عام طور پر قانونی شق لازم ہے۔ اس کی تشریح اس طرح کی جاتی ہے جب تک کہ اس تناظر میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں لفظ استعمال کیا گیا ہو جو اس معنی سے علیحدگی کا جواز پیش کرے۔ اسکیم کی شق کی زبان میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس طرح کی روانگی کا جواز پیش کرے۔ اس کے علاوہ جب مقرر کردہ تقاضے کی تعمیل کرنے میں ناکامی کا نتیجہ خود قانون کے ذریعہ توضیح کیا جاتا ہے، تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زیادہ قانونی تقاضے کی تشریح لازمی طور پر کی جانی چاہیے۔ رضا کارانہ افتاء آمدنی اسکیم، 1997: دفعہ 67(1)۔

مقبول احمد اور دیگران بنام اونکر پرتاپ نارائن سنگھ، اے آئی آر (1935) پر یو یو کولس 85، پر انحصار کیا۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 136- خصوصی اجازت کی درخواست- محدود مدت میں مسترد- فیصلہ کیا گیا، برطرفی اس فیصلے میں استدلال کی تصدیق کے طور پر کام نہیں کرے گی جس کے خلاف اپیل کی جانی چاہیے، اور نہ ہی اس طرح کی برطرفی خود اس طرح کی خصوصی اجازت کی درخواست میں درخواست گزار کے خلاف دلیل کے طور پر کام کرتی ہے۔

عمل اور طریقہ کار:

عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی کسی مسئلے پر ایک خاص تشریح جسے ریونیو نے چیلنج نہیں کیا۔ اس کے بعد ریونیو کی طرف سے چیلنج کیے گئے ایک اور معاملے میں دی گئی وہی تشریح۔ منعقد ہوئی، یہ اصول دائرہ اختیار عدالت عالیہ کے فیصلوں تک محدود معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، فیصلے یہ واضح کرتے ہیں کہ منصفانہ وجہ کو دیکھتے ہوئے، ریونیو بعد میں تشریح کو چیلنج کر سکتا ہے۔ مختلف عدالت عالیوں کے فیصلے جو اس کے برعکس ہوتے ہیں کیونکہ اسی عدالت عالیہ کے بعد کے متضاد فیصلے خود ہی منصفانہ وجہ کے جملے میں آتے ہیں۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کومودنی نارائن دلائی اور دیگر، 249 آئی ٹی آر 219 اور یونین آف انڈیا اور دیگران بنام ستیش پنالال شاہ، 249 آئی ٹی آر 221، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

الفاظ اور جملے:

”رضا کارانہ آمدنی کے اظہار اسکیم 1997 کے دفعہ 66 میں استعمال ہونے والے لفظ ”لازمی“ کی تشریح“

”صرف وجہ“ - کا دائرہ کار۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 6266۔

2000 کے ڈیلیوپی نمبر 5770 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 11.4.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2001 کا سی۔ اے۔ نمبر 6267-6269 / 2000 اور 1804-1805۔

حاضر فریقین کے لیے ٹی ایل وی آئیر، گوری شکر، آر پی بھٹ، نیرج گپتا، محترمہ ریوتی راگھون، کے سی کوشک، محترمہ سشما سوری اور بی وی بلرام داس۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ان تمام ایپلوں میں شامل مسئلہ یہ ہے کہ آیا رضا کارانہ افتاء آمدنی ایکسٹیم، 1997 (جسے اس کے بعد 'ایکسٹیم' کہا جاتا ہے) کی دفعہ 67 کے تحت طے شدہ ادائیگی کا وقت قابل توسیع ہے یا نہیں۔

اس معاملے نے نہ صرف مختلف عدالت عالیاں بلکہ ایک ہی عدالت عالیہ کے مختلف بنچوں کے متضاد خیالات کو جنم دیا ہے۔ ایک طرف، شریعتی لکشمی متل بنام انکم ٹیکس کمشنر، 238 آئی ٹی آر 97 (پی اینڈ ایچ)، ای پرہتا بابو بنام انکم ٹیکس کمشنر، 241 آئی ٹی آر 457 (ایم او) اور انکم ٹیکس کمشنر بنام ای پرہتا بابو، 249 آئی ٹی آر 309 (مدراس) کے فیصلوں میں کہا گیا ہے کہ مدت قابل توسیع ہے، جبکہ دوسری طرف، مکمل سود بنام یونین آف انڈیا، 241 آئی ٹی آر 567 (پی اینڈ ایچ) کے فیصلے۔ ویشنوی ایپلایمنسز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز اور دیگر، 243 آئی ٹی آر 101 (اے پی)؛ شریعتی التجیت سنگھ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 247 آئی ٹی آر 356 (کرناٹکا) اور ایم کوپن بنام کمشنر انکم ٹیکس، 249 آئی ٹی آر 543 (مدراس)؛ کے دلیپ کمار بنام اسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس اور دیگران، 241 آئی ٹی آر 16 (کیر) نے قرار دیا ہے کہ غیر ظاہر شدہ آمدنی پر واجب الادا ٹیکس کی ادائیگی کے لیے مذکور مدت غیر یکجہ تھی۔

یہ اسکیم فنانس ایکٹ 1997 کے ذریعے متعارف کرائی گئی تھی اور اس میں شامل ہے۔ یہ اسکیم جولائی 1997 سے نافذ العمل ہوا اور 31 مارچ 1998 تک عمل میں رہا۔ اسکیم کی دفعہ 64 یہ فراہم کرتی ہے کہ اسکیم کی دفعات کے تابع، جہاں کوئی شخص اسکیم کے آغاز کی تاریخ کو یا اس کے بعد، لیکن 31 دسمبر 1997 کو یا اس سے پہلے کسی بھی تخمینہ کارینی سال کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے تحت ٹیکس سے وصول ہونے والی کسی بھی آمدنی کے سلسلے میں دفعہ 65 کی دفعات کے مطابق اعلامیہ کرتا ہے جس کے سلسلے میں ایسا شخص یا تو (اے) ریٹرن پیش کرنے میں ناکام رہا ہو یا (بی) اپنی واپسی میں ایسی آمدنی ظاہر کرنے میں ناکام رہا ہو یا جو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت واپسی کرنے میں اس طرح کے شخص کی طرف سے غلطی یا ناکامی کی وجہ سے تخمینہ کاری سے بچ گیا ہو۔ یا (ج) تخمینہ کاری کے لیے ضروری تمام مادی حقائق کو مکمل طور پر اور صحیح معنوں میں ظاہر کرنے کے لیے، ایسا شخص ایسی غیر ظاہر شدہ آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کا حقدار ہوگا، اگر ٹیکس تشخیص الیہ ایک فرد ہے، تو اس کی شرح 30 فیصد ہوگی۔ ہمیں کسی کمپنی یا فرم کے معاملے پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہمارے سامنے ٹیکس تشخیص الیہ تمام افراد ہیں۔

دفعہ 65 اس طرح کے اعلامیے میں فراہم کی جانے والی تفصیلات سے متعلق ہے۔ ان کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے سامنے اپیلوں میں ٹیکس دہندگان کی طرف سے دائر کردہ اعلانات کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

ہمارا تعلق دفعات 66 اور 67 اور اس میں استعمال ہونے والی زبان سے ہے، کیونکہ شروع میں بنائے گئے سوال کا جواب ان دفعات کی دفعات کی تشریح پر منحصر ہوگا۔ یہ دفعات فراہم کرتے ہیں:

”66۔ رضا کارانہ طور پر ظاہر کی گئی آمدنی کے سلسلے میں اس اسکیم کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس اعلان کنندہ کے ذریعے ادا کیا جائے گا اور اعلامیے کے ساتھ اس طرح کے ٹیکس کی ادائیگی کا ثبوت بھی ہوگا۔

اعلان دہندہ کے ذریعے قابل ادائیگی سود۔

67۔ (1) دفعہ 66 میں کچھ بھی ہونے کے باوجود، اعلان کنندہ اس دفعہ کے تحت ٹیکس ادا کیے بغیر اعلامیہ دائر کر سکتا ہے اور اعلان کنندہ اعلامیہ دائر کر سکتا ہے اور اعلان کنندہ ہسٹریٹن یا مہینے کے کسی حصے کے لیے دو فیصد کی شرح سے سادہ سود کے ساتھ ٹیکس ادا کر سکتا ہے جو اعلامیہ داخل کرنے کی تاریخ سے شروع ہونے اور اس طرح کے ٹیکس اور فائل کی ادائیگی کی تاریخ پر ختم ہونے والی مدت پر مشتمل ہے، جو تین ماہ کی مذکورہ مدت کے اندر اس طرح کی ادائیگی کا ثبوت ہے۔

(2) اگر اعلان کنندہ اعلان دائر کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کی ميعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے رضا کارانہ طور پر ظاہر کردہ آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو اس کی طرف سے دائر کردہ اعلان اس اسکیم کے تحت کبھی نہیں کیا گیا سمجھا جائے گا۔

رضا کارانہ طور پر ظاہر کردہ آمدنی کو کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

ہمارے سامنے دائر کی گئی متعدد اپیلوں میں، کچھ اپیل کنندگان ٹیکس دہندگان ہیں۔ ان کے ہر معاملے میں یہ تنازعہ نہیں ہے کہ انہوں نے دفعہ 66 کے تحت مقرر کردہ وقت کے اندر یا دفعہ 67 (1) کے تحت توسیع شدہ وقت کے اندر ٹیکس ادا نہیں کیا تھا۔ کوتاہی کی مدت مختلف ہوتی ہے اور ہر ٹیکس دہندگان کے معاملات میں دی گئی وضاحتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ تاہم ان سب نے دعویٰ کیا ہے کہ ادائیگی نہ کرنے کی وجہ ان کے قابو سے باہر ہے۔ ٹیکس دہندگان نے ان فیصلوں پر انحصار کیا ہے جن کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ دفعہ 67 (1) میں مذکور مدت قابل توسیع تھی۔ تشخیص کاروں کے مطابق اس اسکیم کا مقصد کالے دھن کا پتہ لگانا تھا جو گردش میں تھا۔ ٹیکس دہندگان کے مطابق توسیع 67 (1) کے تحت طے شدہ وقت سخت نہیں ہے، نہ صرف اس لیے کہ تاخیر سے ادائیگی کی صورت میں سود کی ادائیگی کے لیے واضح التزام تھا بلکہ اس لیے بھی کہ غیر ظاہر شدہ آمدنی کے انکشاف سے محصول کو فائدہ پہنچے گا، 31 مارچ 1998 تک سود کی ادائیگی کے ساتھ اس کی فوری وصولی (چونکہ اسکیم اس تاریخ تک فعال تھی) اس طرح اسکیم کے مقصد کو پورا کرتی ہے۔ مزید یہ پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ یہ اسکیم 31 مارچ 1998 تک کارآمد تھی، اس لیے کسی شخص کے لیے آخری تاریخ یعنی 31 دسمبر 1997 کو اعلامیہ دائر کرنے اور دفعہ 67 (1) کے تحت 31 مارچ

1998 تک ادائیگی کرنے کے لیے کھلا تھا۔ یہ امتیازی اور مکمل طور پر من مانی بات ہوگی اگر وہ افراد جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے بیانات پیش کیے تھے انہیں پہلے کی تاریخ پر ادائیگی پر اصرار کر کے ایسا کرنے پر سزا دی جائے۔ ٹیکس تشخیص الیہ کا اگلا عرض یہ ہے کہ اگرچہ دفعہ 67(1) کی دفعات لازمی تھیں، اس کے باوجود، عدالت بعض حالات میں اس کے عمل کی شدت کو کم کر سکتی ہے، بشرطیکہ ٹیکس تشخیص الیہ مخلصانہ طور پر کام کر رہے ہوں۔ میسرس ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ بنام ریاست اڑیسہ نے اس تناظر میں [1969] 2 ایس سی سی 627 میں اطلاع دی میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ٹیکس دہندگان نے یہ بھی دلیل دی ہے کہ میدان میں پہلا فیصلہ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کا 238 آئی ٹی آر 51 لکشمی متل کیس (اوپر) کا فیصلہ تھا جہاں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 67(1) کے تحت طے شدہ مدت غیر متغیر تھی اور کافی وجہ سے وقت میں توسیع کی جاسکتی تھی۔ محکمہ نے اس فیصلے کو چیلنج کرنے کا انتخاب نہیں کیا تھا اور اس تشریح کو قبول کر لیا تھا۔ یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کو مودنی نارائن دلائی اور ام، 249 آئی ٹی آر 219 اور یونین آف انڈیا بنام ستیش پنلال شاہ 249 آئی ٹی آر 221 میں اس عدالت کے فیصلوں کی بنیاد پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ ریونیو ایسے مقدمات کا انتخاب اور انتخاب نہیں کر سکتا جس میں وہ اسی طرح کے فیصلے کو چیلنج کریں جب تک کہ کوئی معقول وجہ نہ ہو۔ ٹیکس دہندگان کے مطابق، صرف چند ٹیکس دہندگان کے معاملے میں لکشمی متل کے معاملے (اوپر) میں مذکور اصول کو چیلنج کرنے کے محکمے کے فیصلے کو جواز پیش کرنے کی کوئی وجہ نہیں دکھائی گئی۔ یہ پیش کیا گیا کہ کسی بھی صورت میں اس عدالت کو آرٹیکل 136 کے تحت ان معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے جن کا فیصلہ عدالت عالیہ نے ٹیکس دہندگان کے حق میں کیا ہے۔ ٹیکس دہندگان کا حتمی بیان یہ ہے کہ ریونیو حکام کو اسیکیم کے تحت ٹیکس دہندگان کی طرف سے کی گئی ادائیگیوں کو برقرار رکھنے کی منظوری نہیں دی جاسکتی اور ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ ٹیکس دہندگان اسیکیم کے فوائد کے حقدار نہیں ہیں۔ ریونیو یا تو اسیکیم کے تحت کی گئی ادائیگی کو قبول کر سکتا ہے، اور اگر نہیں، تو اسے ٹیکس دہندگان کو واپس کر سکتا ہے۔

کچھ ایپلوں میں، اپیل کنندہ ریونیو انتظامیہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اسیکیم انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کا حصہ نہیں ہے، بلکہ اس نے خود مختار وضع تشکیل دیا ہے جس میں دفعہ 67(1) کے تحت مدت ختم ہونے کی صورت میں وقت میں توسیع کا کوئی التزام نہیں تھا۔ ریونیو کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے مطابق، اسیکیم کی دفعات یہ واضح کرتی ہیں کہ اسیکیم میں پہلے ادائیگی کا تصور کیا گیا تھا جس کے

بعد اس طرح کی ادائیگی کے ثبوت کے ساتھ اعلامیہ دائر کیا جانا تھا۔ یہ صرف اس ضرورت کی سختی کو کم کرنے کے لیے ہے کہ دفعہ 67 نے ٹیکس تشخیص الیہ کو اعلان کرنے کے بعد ادائیگی کرنے کی اجازت دی لیکن تین ماہ کی مدت تک ہر ماہ 2 فیصد کی شرح سے سود کی ادائیگی سے مشروط ہے اور مزید نہیں۔ ریونیو کے حق میں فیصلوں میں مختلف عدالت عالیاں کی طرف سے اپنائی گئی استدلال کے علاوہ، یہ دلیل دی گئی ہے کہ دفعہ 67(2) میں استعمال ہونے والی زبان یہ واضح طور پر واضح کرتی ہے کہ مخصوص مدت لازمی تھی۔ اگر کوئی شک ہو تو بھی، تشریح کے طے شدہ اصولوں کے مطابق دفعہ 67(1) کے تحت بیان کردہ تین ماہ کی مدت سے آگے کوئی توسیع نہیں دی جاسکتی۔ یہ مزید پیش کیا گیا ہے کہ چونکہ مختلف عدالت عالیاں کے متضاد فیصلے تھے اس لیے محکمہ کے لیے اس عدالت کے سامنے اس معاملے کو مشتعل کرنے کی معقول وجہ تھی۔ آخر میں، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جہاں تک ٹیکس دہندگان کی طرف سے کی گئی ادائیگیوں کا تعلق ہے اگر کوئی ادائیگی کی گئی تھی لیکن اسکیم کے لحاظ سے نہیں، تو واضح طور پر محکمہ اس طرح کی ادائیگی کو برقرار نہیں رکھ سکتا تھا اور اسے واپس کرنا پڑے گا یا اسے انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کے تحت دستیاب مقررہ طریقہ کار کے مطابق بند کرنا پڑے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ ریونیو کی پیشکشیں قبول کی جانی چاہئیں۔ اسکیم کی دفعات کا سادہ مطالعہ ظاہر کرے گا کہ اسکیم کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس ادا کیا جائے گا: مخصوص وقت کے اندر دفعہ 66 میں فراہم کردہ عام قاعدہ ہے، یعنی اعلامیہ دینے سے پہلے ادائیگی، اس عام اصول کی رعایت دفعہ 67(1) کے ذریعے نکالی گئی ہے جو اعلانیہ کو ٹیکس ادا کیے بغیر اعلانیہ فائل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، یہ رعایت دو شرائط سے مشروط ہے۔ (1) اعلامیہ داخل کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ (2) ہر مہینے یا مہینے کے کچھ حصے کے لیے 2 فیصد کی شرح سے سادہ سود کی ادائیگی۔ سود کی مدت اعلامیہ داخل کرنے کی تاریخ سے شروع ہونی ہے اور ٹیکس کی ادائیگی کی تاریخ کے ساتھ ختم ہوگی۔ واضح رہے کہ دفعہ 67(1) کے تحت نہ صرف ان دو شرائط کو تین ماہ کی مدت کے اندر پورا کیا جانا چاہیے بلکہ اس طرح کی ادائیگی کا ثبوت بھی اسی مدت کے اندر داخل کیا جانا چاہیے۔

کسی قانون میں عام طور پر لفظ ”لازمی“ کے استعمال کا مطلب یہ ہے کہ قانونی دفعات لازمی ہیں۔ اسے اس طرح سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس سیاق و سباق میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں لفظ استعمال کیا گیا ہو جو اس معنی سے علیحدگی کا جواز پیش کرے۔ اسکیم کی دفعات کی زبان میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس طرح کی روانگی کا جواز پیش کرے۔ دوسری طرف دفعہ 67(2) کی دفعات یہ واضح کرتی ہیں کہ اگر اعلان کنندہ تین ماہ کی مدت کے اندر ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو درج کردہ اعلامیہ اسکیم کے تحت کبھی نہیں کیا گیا سمجھا جائے گا۔ ان الفاظ میں ادائیگی سے متعلق دفعہ 67(1) کی دفعات کی عدم تعمیل کے نتائج فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جب مقررہ تقاضے کی تعمیل کرنے میں ناکامی کے نتائج خود قانون کے ذریعے فراہم کیے جاتے ہیں، تو اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اس طرح کے قانونی تقاضے کی تشریح لازمی طور پر کی جانی چاہیے (دیکھیں: مقبول احمد اور دیگران بنام اونکر پرتاپ نارائن سنگھ، اے آئی آر (1935) پریویو نوٹس، 85، 88۔

اس کے علاوہ اس اسکیم نے ان لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے جنہوں نے پہلے اپنی آمدنی کا انکشاف نہیں کیا تھا اور انہیں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے تحت اس طرح کے انکشاف کے ممکنہ قانونی نتائج سے تحفظ فراہم کیا ہے۔ جہاں ٹیکس دہندگان قانونی اسکیم کے تحت فائدہ کا دعویٰ کرنا چاہتے ہیں تو وہ ان شرائط کی سختی سے تعمیل کرنے کے پابند ہیں جن کے تحت فائدہ دیا جاتا ہے۔ جب اسکیم کی قانونی دفعات کو اس طرح کی سادہ زبان میں بیان کیا جاتا ہے تو کسی بھی منصفانہ غور و فکر کے اطلاق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسکیم کے تحت بنائے گئے نامزد اتھارٹی کے زاویے سے دیکھا جائے تو یہ واضح ہے کہ اتھارٹی خود اسکیم کی دفعات سے آگے کام نہیں کر سکتی۔ اسکیم کے تحت ادائیگی قبول کرنے کا اختیار قانون کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے۔ ریونیو حکام کے لیے ایسی شق کا اشارہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو خاص طور پر توضیح نہیں کی گئی ہو جس کے لیے کسی بھی طرح سے اسکیم کی واضح شرائط میں ترمیم کی جائے۔

لکشمی متل کے معاملے میں فیصلے میں عدالت عالیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 119 (2) (بی) کے تحت سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز کے جاری کردہ سرکلر پر بھروسہ کیا تھا۔ سرکلر کو ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ہائی کورٹ کا مواد دوبارہ پیش کرنا غلط ہے، سرکلر میں صرف اتنا کہا گیا تھا کہ سود کا حساب لگانے کی تاریخ اعلان کی تاریخ سے 90 دن ہوگی اور اگر 90 دن بینک کی چھٹی ہوتی ہے تو 91 ویں دن ادائیگی، اگلے کام کے دن، درست ہوگی۔ اس سرکلر کا یقیناً پر یہ مطلب نہیں ہے کہ بورڈ نے اس طرح کمشنر کو دفعہ 119 (2) (بی) کے تحت اختیار دیا تھا کہ وہ مناسب معقول وجہ دکھائے جانے پر ادائیگی کرنے کی مدت میں توسیع کرے۔ سرکلر صرف اتنا بتاتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ 1897 کے دفعہ 10 اور معدمعیاد ایکٹ 1963 کے دفعہ 4 میں کیا فراہم کیا گیا ہے۔ یہ تشریح کا ایک عمومی اصول ہے نہ کہ کمشنر کو اختیار بنانے والا حکم۔ کسی بھی صورت میں، یہ شک کی بات ہے کہ آیا بورڈ کمشنر کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 119 (2) (بی) کے تحت اسکیم کی دفعہ 66 اور 67 کے ذریعے مقرر کردہ وقت میں توسیع کرنے کا اختیار دے سکتا تھا۔

عدالت عالیہاں کے کسی بھی فیصلے میں، جس میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 67 (1) کے تحت مقرر کردہ وقت سخت نہیں تھا، کسی بھی قانونی بنیاد پر انحصار نہیں کیا گیا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وقت میں توسیع کا فیصلہ مساوات کے تحفظات پر کیا گیا ہے۔ یہ نقطہ نظر، ہماری رائے میں، غلط تھا، کیونکہ عدالت کو قانونی اسکیم کی شرائط سے آگے کام کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا جس کے تحت ٹیکس تشخیص الیہ کو فائدہ دیے گئے تھے۔ اس طرح منعقد کرنے سے ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم ان فیصلوں کو دوبارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتے جو ٹیکس دہندگان کے حق میں حتمی ہو چکے ہیں۔ یہ بھی نوٹ کیا جاسکتا ہے کہ ایسے ہی ایک فیصلے میں ریونیو نے خصوصی منظوری عرضی کے ذریعے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دینے کی کوشش کی تھی جسے شروع میں مدت میں خارج کر دیا گیا تھا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس طرح کی برخاستگی اس فیصلے میں استدلال کی تصدیق کے طور پر کام نہیں کرے گی جس کے خلاف اپیل کی جانی چاہیے، اور نہ ہی اس طرح کی برخاستگی خود ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں اور محصول کے خلاف دلیل کے طور پر کام کرتی ہے۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کو مو دنی نارائن دلائی و دیگر، (اوپر) اور یونین آف انڈیا بنام ستیش پنالال شاہ، (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلوں میں، جیسا کہ ٹیکس دہندگان نے دعویٰ کیا ہے، یہ نہیں ہے کہ ریونیو کبھی بھی اس تشریح کو چیلنج نہیں کر سکتا جسے انہوں نے پہلے کرنے کا انتخاب نہیں کیا ہے۔ سب سے پہلے، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ اصول دائرہ اختیار عدالت عالیہ کے فیصلوں تک محدود معلوم ہوتا ہے۔ مزید برآں، فیصلے یہ واضح کرتے ہیں کہ ”منصفانہ وجہ“ کو دیکھتے ہوئے، محکمہ بعد میں تشریح کو چیلنج کر سکتا ہے۔ ہم ریونیو کے اس بیان کو قبول کرتے ہیں کہ اس معاملے میں دیگر عدالت عالیاں کے فیصلے جو اس کے برعکس ہیں اور اس کے بعد پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کا متضاد فیصلہ خود ”منصفانہ وجہ“ کے جملے کے اندر آئے گا۔

ٹیکس دہندگان کی یہ عرضیاں کہ یہ عدالت میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ بنام ریاست اڑیسہ، [1969] 2 ایس سی سی 627 ناقابل قبول ہے تناسب کی بنیاد پر دفعہ 67 (2) کی سختی کو کم کر سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں قانونی ذمہ داری کو نبھانے میں ناکافی پر کم از کم تاوان کے نفاذ سے نمٹا گیا تھا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ تاوان عائد کرنے کا ایسا حکم نیم متاوان کارروائی کا نتیجہ ہے اور تاوان عام طور پر اس وقت تک عائد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ فریق قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جان بوجھ کر کام کرنے یا اپنی ذمہ داری کو شعوری طور پر نظر انداز کرنے کا پابند نہ ہو۔ اس کے نیم متاوان کردار کی وجہ سے، عدالت نے فیصلہ دیا کہ مردوں کے حق یا نیک نیتی کے عنصر کو در آمد کیا جانا تھا جو اس اتھارٹی کو جواز فراہم کرے گا جو تاوان عائد کرنے سے انکار کرنے کا مجاز تھا یہاں تک کہ جب قانونی کوتاہی کے ثبوت پر ایک مقررہ کم از کم جرمانے کے لیے فراہم کرتا ہے۔

اسکیم کے تحت تاوان عائد کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ دفعہ 67 (2) کے تحت جو تجویز کیا گیا ہے وہ محض دفعہ 67 (1) کی تعمیل کرنے میں ناکامی کا نتیجہ ہے۔ اس طرح کے نظریے کو در آمد کرنے یا دفعہ 67 (2) کی دفعات کے برخلاف کسی صوابدیدی کا استعمال کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

ٹیکس دہندگان کا یہ عرض کرنا کہ اس عدالت کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت ان معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے جہاں ریونیو اپیل میں ہے، ناقابل قبول ہے کیونکہ یہ مسئلہ خالصتاً قانون کا ہے اور

مختلف عدالت عالیاں کی مختلف رائے کو دیکھتے ہوئے، یہ ایک مناسب معاملہ ہے جہاں اس عدالت کو مداخلت کرنی چاہیے اور آخر کار فرق طے کرنا چاہیے۔

نتیجے کے طور پر، ہمارے خیال میں، ٹیکس دہندگان کی طرف سے پیش کی جانے والی اپیلوں کو مسترد کیا جانا چاہیے جبکہ ریونیو حکام کی طرف سے پیش کی جانے والی اپیلوں کی منظوری دی جانی چاہیے اور ہونی چاہیے۔ تاہم، یہ موقف اختیار کرنے کے بعد کہ ٹیکس دہندگان اسکیم کے فائدے کے حقدار نہیں ہیں کیونکہ ان کی طرف سے کی گئی ادائیگیاں اسکیم کے لحاظ سے نہیں تھیں، ہم ریونیو حکام کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے پہلے سے جمع کی گئی رقم کو واپس کریں یا تصفیہ کریں۔ قانون کے مطابق متعلقہ ٹیکس دہندگان کو اسکیم کی دفعات کے مطابق تمام اپیلوں کو اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔